حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں

غیر مسلم دانشوروں کا

نذرانۂ عقیدت



حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں

غیر مسلم دانشوروں کا

نذرانۂ عقیدت

حبیب اللہ عاقبند

ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر جمعیت منزل بربرشاہ سرینگر-۹

عرضِ ناشر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میری محبت اس کے اندر اس کی اولاد، ماں، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ (مسلم)

ایمان کی حقیقت پوری نہیں ہوتی بغیر اس محبت کے اور ایمان صحیح نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت "ماں، باپ، بزرگ" کے بالمقابل سب سے زیادہ دل میں نہ ہو اور جس کا یہ اعتقاد نہ ہو وہ مومن نہیں ہے۔ (نووی)

اظہارِ محبت کے اسی نیک جذبہ کے ساتھ اس کتاب کی اشاعت عمل میں لائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کیلئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد صدیق کرنائی
نشاط۔ سرینگر۔ کشمیر۔

اپریل ۱۹۹۲ء

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کا ایک اعجاز یہ ہے کہ اس میں سرمدی صداقت کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اسی زمرے میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کی طرف سے ایسی باتیں سنائی جائیں گی جن سے انہیں (مسلمانوں کو) سخت اذیت ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں مسلمانوں سے یوں خطاب فرماتا ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ (آیت: ۱۸۶)۔

"یعنی اے مسلمانوں۔ تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش ہو کر رہے گی۔ اور تم اہلِ کتاب اور مشرکین سے سخت اذیت کی باتیں سنو گے۔ اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خداترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔"

قرآن حکیم کی یہ پیشینگوئی دنیا میں وقتاً فوقتاً پوری ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ کئی شقی القلب دشمنانِ اسلام نے ماضی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف نا شایاں الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر دیا ہے۔ ان ہی دشمنوں میں سلمان رشدی نام کا وہ شیطان سیرت انسان بھی ہے جس نے پچھلے سال لندن میں "شیطانی آیات" Satanic Verses عنوان کی کتاب انگریزی میں لکھی۔ چونکہ ہندوستانی حکومت نے نہایت دور اندیشی سے کام لے کر ملک میں اس کتاب کے داخلے پر فوراً پابندی لگا دی۔ اس لئے ہم اس کتاب کو نہیں دیکھ سکے۔ مگر جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اور جیسا کہ مختلف ممالک سے موصول شدہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ

کتاب کے مصنف نے مبیّنہ طور پر اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ ناشاں الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مصنف نے مبیّنہ طور پر حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے عالم اسلام کے دلوں کو مجروح کر دیا ہے۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے۔ لیکن برطانیہ اور اس کے ہم خیال یورپی ممالک نے "آزادیٔ تحریر" کے بہانے کتاب پر پابندی لگانے اور مصنف کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کیا ہے۔ آزادیٔ تحریر کا یہ بہانہ محض ایک حماقت ہے جو کسی مہذب ملک کو زیب نہیں دیتا۔ یہودیوں تک نے مسلمانوں کے احتجاج کو حق بجانب قرار دیا ہے۔

چنانچہ اخبار انڈین ایکسپریس مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء میں ایک یہودی پادری Rabbi Abraham Rairtz نے اعتراف کیا ہے کہ یہ کتاب یعنی "شیطانی آیات" اسلام اور مسلمانوں کے لئے توہین ہے۔ اس یہودی پادری نے یروشلم میں ایک پارلیمانی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا: "اگر ایسی باتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف لکھی گئی ہوں تو اندازہ کیجئے کہ ہمارا ردِّ عمل کیا ہوتا۔"

اخبار ٹائمز آف انڈیا کی ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں ایک شخص دانیال لطیفی کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس کے مطابق کتاب کے مصنّف نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا لفظ استعمال کیا ہے۔ جسے خود برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے انگریزی ادبیات سے خارج کر دیا تھا اور یہ لفظ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ کے لئے ممنوع الاستعمال رہا۔ اب رشدی نے اسے جان بوجھ کر استعمال کر کے برطانوی روایت توڑ دی ہے۔ لیکن برطانوی سرکار نے اس کی بھی چشم پوشی کی ہے۔ اور وہ برابر آزادیٔ تحریر کی رٹ لگا رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر برطانوی سرکار کی نامعقولیت کیا ہو سکتی ہے۔ برطانیہ میں ایسے قوانین بھی موجود ہیں۔ جن کے پیشِ نظر کلیسا کے خلاف لکھا یا بولا نہیں جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانوی حکومت عیسائیت کے خلاف تقریر و تحریر برداشت نہیں کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی خبیث دینِ اسلام اور سردارِ انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر افشانی کرے۔ تو وہ (برطانوی حکومت) مسلمانوں کے احتجاج کو "آزادیٔ تحریر" کے بہانے پر رد کرتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی سرکار بھی مسلمانوں کی دل آزاری میں شریکِ کار ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک ایسی ذاتِ والا شان ہے جس کے لئے مسلمان اپنا مال دھان اور عزت و آبرو قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ آپؐ کی تو بات ہی کیا۔ اگر کوئی ملعون

کسی اور پیغمبرؑ بمعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھی کوئی ناشایاں لفظ استعمال کرے تو مسلمان اس پر بھی احتجاج کرے گا۔ کیونکہ مسلمانوں کا تمام انبیاء کرام پر ایمان ہے اور وہ ان سب کو معصوم سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی سچا مسلمان کسی بھی پیغمبر کے خلاف خواہ اس پیغمبر کے پیرو آج کل مسلمانوں کے جانی دشمن ہی ہوں۔ ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لائے گا۔ کیونکہ اس کا یہی عقیدہ ہے کہ ایسا کرنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

بہرکیف۔ ہم جانتے ہیں کہ غیر مسلموں میں غالب اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی احترام کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کائنات میں بے مثل ہے۔ چنانچہ متعدد غیر مسلم مفکروں، مدبروں، شاعروں، مصنفوں اور دانشوروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بہترین عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان کا یہ نذرانۂ عقیدت ایک کتابچے کی صورت میں قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ تمام بدباطن لوگوں کی بے جا تنقید کا یہ بہترین جواب ہے۔ اس کتابچے کے لئے جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر کے ایک ممبر محترم حبیب اللہ غانی نے مواد مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو جزائے نیک دے۔ اور اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا جواز تنقید کرنے والوں کو تعصب کی زنجیروں سے آزاد کرے تاکہ وہ حق شناس اصحاب کی طرح اسلام کا مطالعہ کرکے اس سے مستفید ہو جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات کی شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ، ہیرو آف ہیروز Hero of Heroes یعنی تمام بطل جلیلوں میں یکتائے زمانہ ہیں۔ دنیا میں بہت ہیرو گزرے ہیں لیکن وہ ہر طرف یک رخے ہیرو نظر آتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تنہا ایک ایسی ہستی ہے جس میں تمام کمالات جمع ہیں۔ وہ خود ہی فلسفی اور حکیم بھی ہیں اور خود ہی اپنے فلسفہ کو عملی زندگی میں نافذ کرنے والے بھی ہیں۔ وہ سیاسی مدبّر، فوجی لیڈر، واضعِ قانون، معلّم اخلاق، مذہبی اور روحانی پیشوا بھی ہیں۔ آپؐ کی نظر انسان کی پوری زندگی پر پھیلتی ہے اور چھوٹی چھوٹی تفصیلات تک جاتی ہے۔ کھانے پینے کے آداب اور جسم کی صفائی کے طریقوں سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک ایک ایک چیز کے متعلق احکام اور ہدایات دیتے ہیں۔ ایک تہذیب وجود میں لاکر دکھا دیتے ہیں اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایسا صحیح توازن قائم کرتے ہیں کہ افراط و تفریط کا کہیں نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ اس جامعیت کا کوئی دوسرا شخص دنیا میں نظر نہیں آتا۔ اور جیسا کہ سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (از مولانا مودودیؒ) میں لکھا گیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے ایسے رہنما ہیں جو تاریخ کے ساتھ مارچ کرتے ہیں اور ہر دور میں ایسے ہی ماڈرن نظر آتے ہیں۔ جیسے اس سے پہلے دور کے لئے تھے۔ قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہے گا۔ حقیقت میں آپؐ ہی تاریخ ساز شخصیت (Maker of history) ہیں۔ آپؐ کے مقابلے میں دنیا جن لوگوں کو تاریخ بنانے والوں کا لقب دیتی ہے۔ وہ دراصل تاریخ کے بنائے ہوئے (Creatures of history) ہوتے ہیں۔

یہ کتابچہ لکھنے کا میرا مقصد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک لکھنا نہیں۔ اس موضوع پر ہزاروں ضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اور آئندہ لکھی جائیں گی میرا مقصد حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلم مفکروں، مدبروں، شعراء اور مصنفوں کے تاثرات کو بیان کرتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقادوں کے لئے دندان شکن جواب ہیں۔

میں اپنے برادر اصغر محترم غلام نبی علاقہ بند کا مشکور ہوں جنہوں نے غیر مسلم شعراء کا کلام مہیا کر کے میری اعانت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے نیک دے۔

حبیب اللہ علاقہ بند

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے برتر ہیں

امریکہ کے مشہور ماہر فلکیات، مورخ اور سائنسدان ڈاکٹر مائکل ایچ ہارٹ (Dr.Michael H. Hart) نے ۱۹۷۸ء میں نیویارک میں ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام انہوں نے دی سٹانڈارڈ (The Standard) رکھا۔ اس میں مصنف نے ساری انسانی تاریخ کی ایک سو ایسی شخصیتوں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے مصنف کے نزدیک تاریخ پر سب سے زیادہ اثرات ڈالے۔ مصنف نسلی طور پر عیسائی ہے۔ مگر انہوں نے اپنی فہرست میں نمبر ایک پر نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام رکھا ہے نہ سر کردہ سائنسداں نیوٹن یا آئنس ٹن کا۔ بلکہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر معمولی کارناموں کی وجہ سے آپ کا ہی نام نامی نمبر ایک پر رکھا ہے۔ مصنف نے کہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی تاریخ پر جو اثرات ڈالے وہ کسی بھی دوسری شخصیت نے خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی، نہیں ڈالے۔ ڈاکٹر مائکل ہارٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محیر العقول کمالات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

He was the only man in history, who was supremely successful on both the religious and secular levels

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اریخ میں واحد ہستی ہیں جو مذہبی اور دنیوی دونوں سطحوں پر سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

دنیا کا سب سے بڑا انسان

سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی جلد میں صفحہ ۴۰۰ پر لکھا ہے کہ۔

"بیروت کے عیسائی اخبار "الوطن" نے ۱۹۱۱ء میں لاکھوں عرب عیسائیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے۔ اس کے جواب میں ایک عیسائی عالم داور مجاعص نے لکھا "دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس (مدینہ منورہ کی زندگی) کے مختصر زمانے میں ایک نئے مذہب، ایک نئے فلسفے، ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی۔ جنگ کا قانون بدل دیا اور ایک نئی قوم پیدا کی۔ اور ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کر دی۔ لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ ایک اُمّی اور ناخواندہ تھے۔ وہ کون تھے؟ حضرت محمد بن عبداللہ قریشی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب اور اسلام کا پیغمبر۔ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو خود ہی پورا کر دیا۔ اور اپنی قوم اور اپنے پیروؤں کے لئے اور اس سلطنت کے لئے جس کو انہوں نے قائم کیا، ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر دیتے۔"

Hero Prophet

مفکر۔ دانشور

سکاٹ لینڈ برطانیہ کا مشہور مفکر، دانشور، مورخ اور مقالہ نگار تھامس کارلائل (۱۷۹۵ء
۱۸۸۱ء) نے اپنی مشہور کتاب On Heroes, Hero worship and the Heroic in
history میں دنیا کی تواریخ ساز ہستیوں کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے مختلف میدانوں میں تعجب خیز
کارنامے انجام دیئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب کے ایک پورے باب میں حضرت سیدالمرسلین محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمہ گیر فیض اور سرمدی تعلیمات کی بھرپور داد دی ہے اور اسلام کے نقادوں
کو دنداں شکن جواب دیا ہے۔ یہ باب ۴۶ صفحوں پر مشتمل ہے اس میں یہ مشہور مصنف لکھتا ہے۔
(بریکیٹ شدہ الفاظ میں نے لگائے ہیں)۔

"Our current hypothesis about Mahomet (Peace and blessings of Allah be upon him) that he was (God forbid) a scheming imposter, (God forbid) a false incarnate, that his religion is (God forbid) a mere mass of quackery and fatuity, begins really to be now untenable to any one. The lies which well meaning zeal has heaped round this man (Peace HE UPON him) are disgraceful to ourselves only"

ترجمہ۔ "حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارا یہ بے دلیل دعویٰ کردہ (العیاذ باللہ۔
خاک بدہنِ دشمناں) سازش پسند دغاباز اور (نعوذ باللہ) مجسمۂ کذب تھے۔ اور یہ کہ (نعوذ باللہ
نقلِ کفر کفر نہ باشد) ان کا مذہب حماقت اور اناڑی پن کا محض ایک انبار ہے۔ اب کسی بھی
شخص کے لئے حقیقتاً بے وزن اور غیر معقول ہے۔ اس شخص (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

پرجوش اور جذبے کی رو میں بہہ کر کذب بیانیوں کا جو ڈھیر پھینکا گیا ہے۔ وہ صرف ہمارے لئے باعث شرم ہے۔"

تھامس کارلائل لکھتے ہیں۔

"The word this man spoke, has been the life guidance now of a hundred and eighty millions of men these twelve hundred years".

ترجمہ:- "اس ہستی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی ارشاد فرمایا۔ وہ گزشتہ بارہ سو برسوں سے اٹھارہ کروڑ لوگوں کے لئے جان بخش رہنمائی ہے۔"

نوٹ:- دنیا میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہے اور ان سب کے لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک حتمی اور ناقابل ترمیم ہے۔

آگے چل کر تھامس کارلائل لکھتے ہیں۔

"Alas, such theories are very lamentable. If we would attain to knowledge of any thing in God's true creation, let us disbelieve them wholly. They are the product of an age of scepticism; they indicate the saddest spiritual paralysis, and more death life of the souls of men; more godless theory, I think, was never promulgated in this earth. (God forbid) A false man found a religion? Why, a false man cannot build a brick house; If he does not know and follow truly the properties of mortar, burnt clay and what else he works in, it is no house that he makes, but a rubbish heap. It will not stand for twelve centuries, to lodge a hundred and eighty millions; it will fall straightway."

ترجمہ:- "افسوس! ایسے قیاسی خیالات (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے بنیاد الزامات) نہایت

ہی قابلِ افسوس ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کسی بھی چیز کی معرفت حاصل کریں۔ تو ہمیں ان قیاسی خیالات کا کلیتہً انکار کرنا چاہیئے۔ وہ شکوک و شبہات کے دور کی پیداوار ہیں۔ ان سے بدترین روحانی فالج اور انسانی ارواح کی موت کا اظہار ہوتا ہے۔ میرے خیال میں دنیا کی سرزمین میں اس سے بڑھ کر لادین منطق کبھی مشتہر نہیں کی گئی یہ کہ (العیاذ باللہ) ایک کذاب نے ایک مذہب کی بنیاد ڈال دی۔ ایسا کیوں؟ ایک جھوٹا آدمی اینٹوں کا مکان نہیں بنا سکتا۔ اگر اسے گارا چونے کے مسالے سوختہ مٹی اور کام کی دوسری چیزوں کی واقفیت نہ ہو۔ اور صحیح ڈھنگ سے ان کی خصوصیات پر کاربند نہ رہے تو وہ کوئی مکان نہیں ہوگا جو وہ بنائے گا۔ بلکہ کوڑا کرکٹ کا ایک ڈھیر ہوگا۔ ایسا مکان اٹھارہ کروڑ لوگوں کو مسکن مہیا کرنے کے لئے بارہ سو برس کھڑا نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ فوراً گر پڑے گا۔"

نوٹ:۔ تھامس کارلائل نے یہ اظہار اس وقت کیا جب کہ اسلامی کیلنڈر کی صرف بارہ صدیاں گزر گئی تھیں اور مسلمانوں کی تعداد صرف اٹھارہ کروڑ تھی۔ اب چودہ صدیاں گزرنے کے بعد اسلامی عمارت مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہے اور اس میں ایک ارب سے زیادہ مسلمان رہتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی تصدیق کرتے ہوئے تھامس کارلائل نے لکھا ہے۔

"But of a Great Man especially of him, I will venture to assert that it is incredible he should have been other than true. It seems to me the primary foundation of him, and of all that can lie in hire."

ترجمہ:۔ "لیکن میں ایک عظیم ہستی خاص کر ان کے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں یہ بات دعویٰ سے کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ یہ الزام ناقابلِ باور ہے۔ کہ وہ سچے اور صادق نہیں تھے مجھے ان کی اور ان کی ہر چیز کی اساس صداقت پر دکھائی دیتی ہے۔"

تھامس کارلائل نے مزید لکھا ہے۔

"No emperor with his tiaras was obeyed as this man in a cloAk of his own clouting During three and twenty years of rough actual

trial, I find something of a veritable Hero necessary for that, of itself."

ترجمہ:- "اس جبہ پوش ہستی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جس کے جبہ پر خود اس کے دست مبارک سے پیوند لگے تھے، جو اطاعت کی جاتی تھی وہ کسی تاجدار شہنشاہ کی بھی نہیں ہوتی تھی میں تیئس ۲۳ سال کی طوفان خیز حقیقی آزمائش کے دوران میں ان میں ایک واقعی ہیرو (فوق البشری صفات رکھنے والے) کی صفات پاتا ہوں جو اس کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔"

حقیقت پسند مصنف تھامس کارلائل نے مزید لکھا ہے۔

"To the Arab Nation, it was as a birth from darkness into light; Arabia first became alive by means of it. A poor shepherd people, roaming unnoticed in its deserts since the creation of the world; a Hero prophet was sent down to them, with a word they could believe; see the unnoticed becomes world notable, the small has grown world great; within one century afterwards, Arabia is AT Granada on this hand, at Delhi on that - glancing in valour and splendour, and the light of genius. Arabia shines through long ages over a great section of the world. Beliefis great, life - giving. The history of a nation becomes fruitful, soul elevating, great as soon as it believes. These Arabs, the man Mahomet (Peace and blessings of Allah be upon him) and one century - it is that as if a spark has fallen, one spark, on a world of what seemed black unnoticeable sand; but Lo, the sand proves explosive powder, blazes heaven - high from Delhi to Grenada. I said the Great Man (Peace and Blessings of Allah be upon him)

was always as lightning out of Heaven; the rest of men waited for him like fuel, and then they too would flame."

ترجمہ :- "عرب قوم کے لئے یہ ظلمت سے نور کی طرف ورود تھا عرب کو پہلے اسی کی بدولت زندگی ملی۔ غریب شبان لوگوں کی طرف جو دنیا کی تخلیق کے وقت سے لیکر صحراؤں میں توجہ سے محرومی کی حالت میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ ایک ہیرو (امتیازی شان والا) پیغمبر صلعم ایسا پیغام لیکر بھیجے گئے جس پر وہ اعتبار کر سکتے تھے۔ دیکھتے توجہ سے محروم لوگ دنیا بھر میں ممتاز بن گئے۔ حقیر انسان دنیا کے عظیم جوانمرد بن گئے۔ اور اس کے بعد صرف ایک صدی میں عرب ایکطرف گرناڈا تک اور دوسری طرف دہلی تک پہونچ گیا جو شجاعت، شان و شوکت اور غیر معمولی ذہانت کے نور سے چمکتا تھا۔ عرب زمانۂ طویل کے بعد دنیا کے ایک بہت بڑے حصے میں چمکنے لگا۔ ایمان عظیم اور جاں بخش ہے۔ جب کوئی قوم ایمان لاتی ہے تو اس کی تاریخ ثمر دار، روح افزا اور عظیم بن جاتی ہے۔ یہ عرب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک صدی۔ کیا یہ ایسا نہیں۔ جیسے کہ ایک شرارہ پڑا تھا۔ ایک شرارہ جو ایسی دنیا پر پڑا، جو ناقابل توجہ وحشت ناک ریت کی دنیا تھی۔ لیکن اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ یہ ریت دھماکہ خیز ثابت ہوئی۔ جو دہلی سے گرناڈا تک فلک کی بلندی پر چمکتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ عظیم انسان (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ فلک کی بجلی کے مانند تھا۔ باقی انسان ان کے لئے ایندھن کی طرح انتظار میں تھے اور پھر وہ چمکنے لگے۔"

تھامس کارلائل کے تاثرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شاتموں اور نقادوں کے لئے دنداں شکن جواب ہیں۔ ان ہی نقادوں میں اٹلی کے سینٹ فرانسس (۱۲۲۶-۱۱۸۲) اور دانتے (۱۳۲۱ - ۱۲۶۵) شامل ہیں۔ جنہوں نے صلیبی جنگوں کے دوران اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور مخالفت کی۔ غالبًا ان ہی کی بے جا مخالفت تھامس کارلائل کے زیر نظر تھی۔ جب کہ انہوں نے اپنی کتاب میں حضرت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت کی۔

تواریخی شخصیت

ہندوستان کے مشہور غیر مسلم عالم اور فلسفہ دان پروفیسر کے ایس راما کرشنا راؤ میسور کرناٹک کے زنانہ کالج کے شعبہ فلسفہ کے سربراہ رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں انگریزی میں ایک کتابچہ لکھا ہے جس کا نام ہے Muhammad, the prophet of Islam یعنی "محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر اسلام"

یہ کتاب ۳۲ صفحوں پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنف نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بہترین عقیدت کا اظہار کیا تھا۔ کتاب کا ایک ایک لفظ ترجمہ کرکے قارئین کے سامنے پیش ہونے کا حقدار ہے۔ ہم کتاب کے کچھ اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ مصنف نے لکھا ہے۔

"Prophet Muhammad is also a historic personality, every event of whose life has been most carefully recorded and even the minutest details preserved in tact for the posterity, His life and works are not wrapt in mystery."

ترجمہ: "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی تواریخی شخصیت ہیں جن کی حیات طیبہ کا ہر واقعہ نہایت ہی احتیاط کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے باریک ترین تفاصیل بھی محفوظ رکھی گئی ہیں۔ آپ کی زندگی اور آپ کے کارنامے پردۂ راز میں نہیں ہیں۔"

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر موصوف نے لکھا ہے۔

"There is Muhammad, the Prophet, there is Muhammad, the

General; Muhammad, the king; Muhammad, the warrior; Muhammad, the Businessman; Muhammad, the Preacher; Muhammad, the Philosopher; Muhammad, the Statesman; Muhammad, the Orator; Muhammad, the Reformer; Muhammad, the Refuge of orphans; Muhammad, the Protector of slaves; Muhammad, the Emancipator of women; Muhammad, the Judge; Muhammad, the Saint. And in all these magnificent roles, in all these departments of human activities, he is like a Hero."

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت پیغمبر۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور فوجی جرنیل، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور حکمراں، حضرت محمدؐ بطور مجاہد، حضرت محمد بہ حیثیت تاجر، حضرت محمدؐ بطور مبلغ، حضرت محمدؐ بطور فلاسفر، حضرت محمدؐ بحیثیت مدبر، حضرت محمد بطورِ فصیح وبلیغ مقرر، حضرت محمدؐ بطور مصلح، حضرت محمدؐ بطور پناہ برائے یتامیٰ، حضرت محمد بطور محافظِ غلاماں، حضرت محمدؐ بطور محبوبِ خدا۔ ان تمام شاندار کرداروں اور انسانی سرگرمیوں کے ان تمام شعبوں میں آپؐ ایک ہیرو ہیں۔"

پروفیسر راما کرشنا راؤ مزید لکھتا ہے۔

"Muhammad was more than honest. He was human to the marrow of his bones. Human sympathy, human love was the music of his soul. To serve man, to elevate man, to purify man, to educate man, in a word to humanize man - this was the object of his mission, the be - all and end - all of his life, In thought, in word, in action he had the good of humanity as his sole inspiration, his sole guiding principle.

He was most unostetatious and selfless to the core. What were the titles he assumed? Only two, servant of God, and his Messenger; servant first and then a Messenger."

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاکبازی اور دیانتداری کے مجسمہ تھے۔ آپ سرتاپا انسانیت نواز تھے۔ انسانی ہمدردی اور بنی نوع انسان کے ساتھ محبت و مودت آپؐ کا طرۂ امتیاز تھا۔ انسان کی خدمت کرنا۔ انسان کا درجہ بلند کرنا۔ انسان کو عفت و عصمت عطا کرنا۔ انسان کو تعلیم دینا۔ مختصر یہ کہ انسان کو انسانیت سے معمور کرنا آپؐ کی حیاتِ طیبّہ کا مقصد کلی تھا خیالات قول اور عمل میں انسانیت کی فلاح و بہبود آپؐ کا واحد القار اور واحد رہنمایانہ اصول تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود نما نہیں تھے بلکہ آپؐ منکسر اور سرتاپا بے لوث تھے۔ آپ نے کون سے القاب اختیار کئے۔ فقط دو۔ عبداللہ اور رسول اللہ۔ پہلے خدا کا بندہ اور پھر اسکا رسولؐ۔"

پروفیسر موصوف نے لکھا ہے۔

"Circumstances changed, but the Prophet of God did not. In victory or in defeat, in power or in adversity, in affluence or in indigence, he was the same man, disclosed the same character"

ترجمہ: حالات بدل گئے لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبدیل نہیں ہوتے۔ فتح ہو یا ناکامی اقتدار ہو یا عسرت۔ ثروت ہو یا ناداری۔ آپؐ ہر حال میں یکساں تھے۔ اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکساں کردار کا اظہار کیا۔"

پروفیسر راؤ نے لکھا ہے۔

After the fall of Mecca more than one million square miles of land lay of his feet. Lord of Arabia, he mended his own shoes and COARSE woollen garments, milked the goats, swept the hearth, kindled the fire and attended to other menial offices of the family."

ترجمہ: " فتح مکہ کے بعد دس لاکھ مربع میل سے زیادہ علاقہ آپؐ کے قدموں کے نیچے تھا۔ لیکن عرب کا فرمانروا ہونے کے باوجود آپؐ خود اپنی جوتیوں اور موٹے اونی کپڑوں میں ٹانکے لگاتے تھے۔ بکریوں کا دودھ دوہتے تھے۔ گھر بار کی صفائی کرتے تھے"۔ مدینہ طیبہ کی زندگی کے بارے میں پروفیسر موصوف نے لکھا ہے۔

"The entire town of Madina, where he lived, grew wealthy in the later days of his life. Every where there was gold and silver in plenty and yet in those days of prosperity many weeks would elapse without a fire being kindled in the hearth of the king of Arabia, his food being dates & water. His family would go hungry many nights successively because they could not get anything to eat in the evening."

ترجمہ: " مدینہ کا سارا شہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں دولتمند بن گیا۔ ہر جگہ سونے اور چاندی کی بہتات تھی۔ لیکن آسودگی کے ان ایام میں بھی بہت ہفتوں تک حکمرانِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کے چولھے میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ آپؐ کھجوروں اور پانی پر گزارا کرتے تھے آپؐ کا کنبہ پے در پے بہت راتوں کے لئے بھوکا رہتا تھا کیونکہ انہیں شام کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا"۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت، دیانت اور امانت داری کے بارے میں پروفیسر راؤ نے لکھا ہے۔

"Historical records show that all contemporaries of Muhammad, both friends & foes, acknowledged the sterling qualities, the spotless honesty, the noble virtues, the absolute sincerity and the absolute trustworthiness of the apostle of Islam in all walks of life and in every sphere of human activity. Even the Jews and

those who did not believe in his message, accepted him as arbitrator in their personal disputes on account of his scrupulous impartiality."

ترجمہ: "تاریخی ریکارڈ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ہمعصر جن میں دوست اور دشمن دونوں شامل ہیں۔ زندگی کے تمام شعبوں اور انسانی سرگرمیوں کے تمام میدانوں میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصافِ حمیدہ۔ آپ کی بے داغ دیانتداری آپ کے ستودہ صفات اور مکمل خلوص اور اعتمادِ کلی کے معترف تھے۔ یہودیوں اور ان لوگوں نے بھی جنہیں آپ کے پیغام پر ایمان نہیں تھا۔ آپ کی انتہائی ناطرفداری کی وجہ سے اپنے ذاتی تنازعات میں آپؐ کو ثالث قبول کیا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر راؤ نے لکھا ہے۔

"If for instance, greatness consists in the purification of a nation steeped in barbarism and immersed in absolute moral darkness that dynamic personality who has transformed, refined and uplifted an entire nation, sunk low as the Arabs were, and made them the torch - bearers of civilizations and learning, has every claim to that greatness. If greatness lies in unifying the discordant elements of society by the ties of brotherhood and charity, the Prophet of the desert has got every title to this distinction. If greatness consists in reforming those wrapt in a degrading superstition and pernicious practices of every kind, the Prophet of Islam has wiped out supersititions and irrational fear from the hearts of millions. If it lies in displaying high morals, Muhammad has been admitted by friends and foes, as Al-Amin

and Al-Sadiq, the trustworthy and the truthful."

ترجمہ:- "اگر مثال کے طور پر عظمت اس بات میں ہے کہ بربریت اور انتہائی اخلاقی تاریکی میں غرق قوم کو پاک وصاف بنایا جائے. تو قوتِ عمل سے بھرپور اس ہستی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں جیسی غرق شدہ قوم کو اوپر اٹھایا اور اسے شستہ کر کے اس کو تبدیل کر دیا اور اس قوم کو علم و تہذیب کا مشعل بردار بنایا۔ اس لئے آپ کو ہی اس عظمت کے لئے دعویٰ کرنے کا حق ہے۔ اگر عظمت سماج کے متفرق اور نزاعی عناصر کو اخوت اور محبت کے رشتوں میں متحد کرنے میں ہے تو صحرا کے اس پیغمبر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امتیاز کے لئے دعویٰ کرنے کا پورا حق ہے۔ اگر عظمت اوہام پرستی کے تنزل اور ہر قسم کی مہلک سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کی اصلاح کرنے کا نام ہے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھوں لوگوں کے دلوں سے اوہام اور بے جا ڈر خوف کو مٹا دیا ہے اگر عظمت بلند ترین اخلاق کا اظہار کرنے کا نام ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوستوں اور دشمنوں دونوں نے "الامین" اور "صادق" تسلیم کر لیا ہے۔

پروفیسر راؤ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے لئے بھی والہانہ نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے کہ آپ نے ہی یتیموں کو سہارا دیا اور خواتین کو بلند مرتبہ دیا اور غلاموں کی بے کسی دور کر دی۔

ہیروں کی آماجگاہ

ایک غیر مسلم مصنف فلپ ہٹی (Phillip Hatti) نے اپنی کتاب The history of the Arabs میں یوں اعتراف کیا ہے۔

"Sterile Arabia seems to have been converted, as if by magic, into a nursery of heroes, the like of whom in number and quality, is hard to find any where."

ترجمہ: "بے ثمر اور بنجر عرب گویا معجزانہ طور پر ہیروں (امتیازی شان والوں) کی آماجگاہ میں تبدیل ہو گیا۔ اتنی مقدار میں اور ایسے اوصافِ حمیدہ رکھنے والے ہیرو کہیں اور ملنے مشکل ہیں۔"

خواتین کے لئے بلند مرتبہ اور وقار یقینی بنانے والا

پائری کراباٹس (Pierre Crabites) نے حضرت محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خراج عقیدت یوں پیش کیا ہے۔

Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) thirteen hundred years ago, assured to the mothers, wives and daughters of Islam, a rank and dignity, not yet generally assured to women by the laws of the west." (Muslim world league Journal - October 1979-Page 19)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے اسلامی ماؤں، بیویوں اور دختروں کے لئے وہ رتبہ اور وقار یقینی بنایا جو مغرب کے قوانین ابھی بھی عام طور پر خواتین کے لئے یقینی نہیں بنا سکے ہیں۔

آزادی مساوات اور اخوت مہیا کرنے والا

کلکتہ یونیورسٹی کے شعبۂ تواریخ کے سابق اُستاد ڈاکٹر ہیرالال چوپڑہ نے لکھا ہے۔

"Modern history attributes Liberty, equality and fraternity to be the outcome of the French Revolution. But the first person to proclaim it was the founder of Islam (Peace and blessings of Allah he upon him) fourteen centuries ago."

(Illustrated weekly of India - April 15, 1973)

ترجمہ: "جدید تواریخ آزادی، مساوات اور اخوت کو انقلابِ فرانس کی عطا کردہ

تصور کرتی ہے۔ لیکن جس ہستی نے سب سے پہلے ان کا اعلان کیا وہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے چودہ سو سال پہلے دنیا کو یہ نعمتیں عطا کیں۔"

انسانیت کا نجات دہندہ

آئرلینڈ برطانیہ کے مشہور مصنف اور مفکر جارج برنارڈ شا (۱۸۵۶۔۱۹۵۰) نے جنہیں ۱۹۲۵ عیسوی میں دنیا کا سب سے بڑا اعزاز یعنی نوبل انعام دیا گیا۔ اپنی کتاب The Genuine Islam میں لکھا ہے۔

"I have always held the religion of Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him) in high estimation because of its wonderful vitality. It is the only religion which appears to me to possess that assimilating capacity to the changing phase of existence which can make itself appeal to every age. I have studied him, the wonderful man and in my opinion far from being an anti-chirst, he must be called the savioniour of humanity. I believe that if a man like him were to assure the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would being it, the much needed peace and happiness. I have prophesied about the faith of Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him) that it would be acceptable to the world of tomorrow as it is beginning to be acceptable to the Europe of today."

ترجمہ:۔ "میں نے ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کو بلند مرتبہ تصور کیا ہے۔ کیونکہ اس میں حیرت انگیز قوت اور استحکام ہے۔ یہ واحد مذہب ہے جس میں میرے خیال میں زندگی کے بدلتے ہوئے ادوار میں مماثلت پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جس کی بدولت وہ ہر دور میں خود کو پُر اثر بنا دیتا ہے۔ میں نے قابل تعریف ہستی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف نہیں اور میرے خیال میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ قرار دیا جانا چاہیئے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ان جیسا آدمی آج کی دنیا کی قیادت سنبھال لے تو وہ یقیناً اس کے مسائل اس طرح حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ دنیا امن اور فلاح سے بہرہ یاب ہوگی۔ جن کی دنیا آج بہت محتاج ہے۔ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے بارے میں پیشینگوئی کی ہے کہ یہ دین مستقبل کی دنیا کو اسی طرح قابل قبول ہوگا جس طرح وہ موجودہ یورپ کو قابل قبول ہو رہا ہے۔"

حُبّ جاہ سے مبرّا

An APOLOGY for Mohammad and the Koran جان ڈیون پورٹ نے اپنی کتاب میں ان تمام الزامات کا موثر انداز میں جواب دیا ہے جو دشمنان اسلام نے حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔

"The Mohammad was wholly free from the vice of ambition, is proved by almost every circumstance of his life, but more especially by the indisputable faces that after living to see his religion fully established, and himself in possession of unlimited power, he never availed himself of it for the purpose of self-AGGRANDISEMENT but retained to the very last his original SIMPLICITY of manners."

ترجمہ: "یہ بات کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حُبِ جاہ کی خامی سے مبرّا تھے آپؐ کی زندگی کے لگ بھگ ہر واقعہ سے ثابت ہوتی ہے بالخصوص اس ناقابل تردید حقیقت سے کہ آپؐ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی اپنے مذہب کو مکمل طور پہ مستحکم شدہ پایا اور خود آپؐ کے پاس غیر محدود اختیارات تھے۔ پھر بھی آپؐ نے اسے کبھی ذاتی جاہ و حشمت کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ اپنے عاداتِ مبارکہ کی اصلی سادگی آخری دم تک برقرار رکھی"۔

"Surely the Christian writers, when they upbraid Muhammad with incontinence, should recollect the saying that those who live in glass houses, should not be first to throw stones."

ترجمہ:- یقیناً عیسائی مصنفوں کو جبکہ وہ نفس پرستی کے لئے حضرت محمدؐ کی سرزنش کرتے ہیں۔ یہ مقولہ ذہن نشین کرنا چاہتے کہ شیشہ خانوں میں رہنے والوں کو دوسروں پہ پتھر پھینکنے کی ابتدا نہیں کرنی چاہئے"۔

سب سے بزرگ سب سے برتر

مغربی عالم پروفیسر باوس ورتھ اسمتھ (Bosworth Smith) نے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کیا ہے۔

"جب میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں۔ کہ آپؐ کیا تھے اور کیا ہو گئے اور آپؐ کے تابعدار پیروؤں نے جن میں آپ نے زندگی کی روح پھونک دی تھی۔ کیا کیا کارنامے دکھائے۔ تو آپؐ مجھے سب سے بزرگ، سب سے برتر اور اپنی نظیر آپ ہی دکھائی دیتے ہیں"۔

یہی عالم اسی کتاب (Muhammad and Mohammedanism) میں لکھتا ہے "محمدؐ نے اپنی زندگی کے اخیر میں بھی اپنے لئے اسی منصب کا دعویٰ کیا جس سے انہوں نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا، اور میں یہ یقین کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اعلیٰ ترین فلسفہ اور سچی مسیحیت ایک روز یہ تسلیم کرنے پر متفق ہوں گے کہ آپؐ ایک پیغمبر تھے۔ خدا کے سچے پیغمبر"۔ (علم جدید کا چیلنج از مولانا وحید الدین خاں ۱۸۰۔ ۱۸۱)

اسی مغربی مصنف یعنی باس ورتھ سمتھ نے اپنی اسی کتاب میں مزید لکھا ہے۔

"Illiterate himself, scarcely, able to read or write, he was yet the author of a book which is a poem, a code of laws, a book of common prayer, and a Bible all in one, and is reverenced to this day by a sixth of the whole human race, as a muscle of purity of style, of wisdom and of truth. It is the one miracle claimed by Muhammad (Peace & Blessings of Allah be upon him), His standing miracle he called it, and a miracle indeed it is."

(Al Quran, the ultimate miracle by Ahmed Deedat)

ترجمہ:۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود لکھے پڑھے نہیں تھے۔ وہ نہ لکھ سکتے تھے نہ پڑھ سکتے تھے۔ پھر بھی وہ ایک صاحبِ کتاب تھے۔ یہ کتاب بلند پایہ کلام۔ قوانین کا مجموعہ۔ عام عبادات کا مخزن اور آسمانی صحیفہ ہے۔ اور انسانی آبادی کا چھٹا حصہ آج تک برابر اس کا احترام کرتا ہے۔ اس لئے کہ یہ پاکیزہ طرز بیان۔ صداقت اور حکمت و دانش کا معجزہ ہے۔ یہی سب سے بڑا معجزہ ہے۔ جس کا دعویٰ حضرت محمدؐ نے کیا ہے۔ آپؐ نے اسے دوامی معجزہ کہا ہے اور بیشک یہ ایک معجزہ ہے"

باس ورتھ سمتھ نے مزید لکھا ہے۔

"If ever any man had the right to say that he ruled by a right, divine it was Muhammad (Peace & blessings of Allah be upon him), for he had all power without its instruments and without its supports. He cared not for the dressings of power. The simplicity of his private life was in keeping with his public life."

(Muhammad, the prophet of Islam by Prof.Rama Krishna Rao)

ترجمہ:۔ اگر کسی شخص کو یہ کہنے کا حق تھا کہ اس نے خدائی اختیار سے حکومت کی۔ تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہتھیاروں کے بغیر ساری طاقت

تھی۔ آپؐ اقتدار کی آراستگی کے لئے پروا نہیں کرتے تھے۔ آپ کی پرائیویٹ زندگی کی سادگی آپ کی پیغمبرانہ زندگی کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی۔"

خوبیوں کا مجسّمہ

فرانس کے مشہور فلسفی، مورخ اور مصنف والٹیر (Voltaire ۱۶۹۴-۱۷۷۸) نے کہا ہے۔

No one is a hero to his valet

"یعنی کوئی بھی شخص اپنے قریبی لوگوں میں ہیرو نہیں ہوتا کیونکہ قریبی لوگوں کی نظر میں اس کی نجی زندگی ہوتی ہے اور نجی زندگی میں کوئی بھی کامل نہیں ہوتا۔ سرکردہ مصنف اور مدبّر سوارن سمتھ (Swarn Smith) نے غیر مبہم الفاظ میں لکھا ہے کہ یہ مقولہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق نہیں آتا۔ کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ آپؐ کے قریب تھا اتنا ہی زیادہ وہ آپ کی خوبیوں کا شیدائی تھا۔"

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس کی ایک مثال حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے ہوئے واقعہ سے ملتی ہے۔ وہ سات سال تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپؐ کی نجی زندگی بغور دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے باپ کے ساتھ وطن جانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہنے کو ہی ترجیح دی۔ جب باپ نے اسے کہا۔

"زید افسوس ہے کہ تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتا ہے۔"

تو حضرت زید نے جواب دیا "ہاں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو کسی میں نہیں ہیں"۔ (زادالمعاد)۔

سوارن سمتھ نے غالباً یہی واقعہ زیرِ نظر رکھ کر اپنے تاثرات بیان کئے۔

دینِ محمدیؐ ۔ شک و شبہ سے بالاتر

مشہور برطانوی مورخ ایڈوارڈ گبن (Edward Gibbon) (۱۷۳۷-۱۷۹۴) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں تعریف کرتا ہے۔

"The creed of Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him) is free from suspicious of ambiguity and the Quran is a glorious testimony to the unity of God."

(Muslim world league Journal for April 1974-Page 52)

ترجمہ:۔ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب صاف و شفاف اور شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کی وحدانیت کی تصدیق میں قرآن پاک ایک شاندار شہادت ہے"۔

ایڈوارڈ گبن نے قرآن مجید کی بھی شاندار الفاظ میں تعریف کی ہے۔

ایک اور مغربی مصنف ڈاکٹر لیٹنر نے یوں کہا ہے۔

"میں بہت ادب کے ساتھ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اگر فی الواقع خدائے پاک کے یہاں سے جو تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ الہام ہوتا ہے تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب الہامی ہے۔ اور اگر ایثارِ نفس، دیانت داری، راسخ الاعتقادی، نیکی اور بدی کی کامل جانچ اور برائی دور کرنے کے علاوہ ذرائع ہی الہام کی ظاہری علامتیں ہیں۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن الہامی تھا"۔

(Life of Muhammad by Abul Fazal)

تاریخ کی عظیم ہستی

لندن یونیورسٹی میں عربی کے ایک سابق پروفیسر ایلفرڈ گیلام Alfred Guillaume نے جو ۱۹۶۵ء میں فوت ہوئے۔ اپنی کتاب "اسلام" میں یوں لکھا ہے۔

"At the outset let it be said that Muhammad (Peace & blessings of Allah be upon him) was one of the great figures of history whose over - mastering conviction was that there was one God alone and that there should he one community of believers. His ability as a statesman, faced with problems of extra ordinary complexity, is truly amazing. With all the power of armies, police and civil service, no Arab has ever succeeded in holding his countrymen together, as He did."

ترجمہ:۔ "ابتداء میں مجھے یہ کہنا چاہیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے عظیم ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کا یقین کامل تھا کہ خالق کائنات واحد و یکتا ہے اور مومنوں کی ایک ہی ملت ہونی چاہئے۔ انہیں غیر معمولی پیچیدہ مسئلوں کا سامنا تھا۔ لیکن ایک مدبر اعظم کی حیثیت سے آپ کی قابلیت یقیناً حیران کن ہے۔ کوئی بھی عرب اپنی فوجوں، پولیس اور سول سروس کی طاقت کے باوجود آج تک کبھی اپنے ہم وطنوں کو متحد رکھنے میں اس طرح کامیاب نہیں ہوا جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔"

اسی مصنف نے قرآن مجید کی تعریف بھی بہترین الفاظ میں کی ہے۔

عرب قبائل کو متحد کرنے والا

سر ولیم میور (Sir William Muir) اسلام کا سخت نقاد تھا۔ اس کے باوجود وہ اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں یوں اعترافِ حق کرنے پر مجبور ہوا۔

"The first peculiarity then, which attracts our attention is the sub-division of the Arabs into innumerable bodies -- each independent of the other; restless and often at war amongst themselves, and even when united by blood or by interest, ever ready on some insignificant cause to separate and give way to an implacable hostility. Thus at the era of Islam the retrospect of Arabian history exhibits, as in the kaleidoscope, an ever varying state of combination and repulsion, such as had hitherto rendered abortive any attempt at a general union ---- The problem had yet to be solved, by what force these tribes could be subdued or drawn to one common centre; and it was solved by Muhammad. (Peace & blessings of Allah be upon him) (Towards understanding Islam by Syed Abul Aala MAUDOODI)

ترجمہ:۔ پہلی انوکھی بات جسکی طرف ہماری توجہ مبذول ہوتی ہے یہ ہےکہ عرب کے لوگ بیشمار قبیلوں اور ٹولیوں میں بٹ گئے تھے جنمیں ہر قبیلہ دوسرے سے آزاد تھا۔ یہ قبیلے بے چین اور اکثر آپس میں بر سرِ پیکار رہتے تھے اور شدید دشمنی پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ اس طرح اسلام کے آغاز کیوقت عرب کی تواریخ پر نظر ڈالنے سے بالکل عیاں ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ تغیر پذیر اتصال اور نفرت کی حالت زوروں پر تھی جس نے ابتک انہیں متحد کرنیکی کوششوں کو ناکام بنا دیا تھا اس مسئلے کو حل کرنا ابھی باقی تھا کہ کونسی قوت ان قبیلوں کو مسخر کر سکتی تھی یا ایک مشترک مرکز کیطرف کھینچ لا سکتی تھی۔ یہ مسئلہ حضرت محمدؐ نے حل کر دیا۔"

مملکتِ اسلامیہ

ایک مغربی غیر مسلم عالم ڈیل بائرن شنیڈر (Del Byron Schneider) نے اپنی کتاب "مشرق کے مذاہب" میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یوں لکھا ہے۔

"When Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) died in 623 A.D, virtually all of Arabia was under his control. He had succeeded in uniting his country men as had no other Arab before him. Within a century after the founding of Islam, the followers of Muhammad (Peace & blessings of Allah be upon him) became the masters of an empire greater than that of Rome at its Zenith."

ترجمہ: "جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنہ ۶۳۲ء میں انتقالِ پُرملال کر گئے۔ تو لگ بھگ سارا عرب ان کے زیرِ نگیں تھا۔ وہ اپنے ہم وطنوں کو متحد کرنے میں اس طرح کامیاب ہوتے جس طرح کوئی بھی عرب ان سے پہلے کامیاب نہیں ہوا تھا۔ اسلام کے وجود میں آنے کے بعد ایک ہی صدی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ایک ایسی مملکت کے حکمراں بن گئے جو کمالِ عروج کے وقت کی سلطنتِ روم سے زیادہ بڑی تھی۔"

اہم ترین معلم و مصنّف

مارس بکیل نے اپنی کتاب "بائبل۔ قرآن اور سائنس" میں لکھا ہے۔

"The hypothesis advanced by those who see Muhammad (Peace

and blessings of Allah be upon him) as the author of the Quran, is untenable. How could a man from being illiterate, become the most important author, in terms of literary merits, in the whole of Arabic literature? How could he then pronounce truths of a scientific nature that no other human being could possibly have developed at that time, and all this without once making the slightest error in his pronouncement on the subject?"

ترجمہ: "جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کا مصنف تصور کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے پیش شدہ دلیل بے وزن اور کمزور ہے۔ ایک انسان جو لکھا پڑھا نہیں تھا۔ تمام عربی ادب میں ادبی صفات کے اعتبار سے کس طرح اہم ترین مصنف بن سکتا تھا؟ وہ کس طرح سائنسی نوعیت کی ایسی صداقتوں کا اعلان کرتا۔ جو اس وقت غالباً کوئی اور انسان نہیں کر سکتا تھا۔ اور یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بھی معمولی غلطی کئے بغیر اس موضوع پر کیا۔"

روشن تہذیب

برطانیہ کے مشہور فلسفی برٹرنڈ رسل (Bertrand Russell) نے لکھا ہے۔

"The supremacy of the East was not only military, science, philosophy, poetry and the arts all flourished -- in the Muhammaden world at a time when Europe was sunk in barbarism, Europeans with unpardonable insularity, call this period 'The Dark Ages,' but it was only in Europe that it was dark - indeed only to Christian Europe; for Spain which was Muhammaden,

had a brilliant culture."

ترجمہ: "مشرق کی برتری فوج، سائنس، فلسفہ، شاعری اور دوسرے فنون تک ہی محدود نہ تھی ان تمام شعبوں کو اسلامی دنیا میں اس وقت فروغ ملا۔ جب کہ یورپ بربریت میں غرق تھا۔ یورپ کے لوگوں کو اس عہد کو "تاریک ادوار" کہنے کی تنگ نظری کے لئے معاف نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یورپ اور بلا شک مسیحی یورپ میں ظلمت اور تاریکی تھی۔ ہسپانیہ میں جو مسلمانوں کے زیر نگیں تھا۔ روشن اور پُرنور تہذیب تھی۔"

انسانی فطرت کے بہترین مفسّر

ایچ جی ویلز (Herbert George Wells) (۱۸۶۶ - ۱۹۴۶) برطانیہ کا ایک مصنف تھا۔ وہ جدید سائنسی مصنف ہونیکا دعویٰ کرتا تھا۔ اس نے تعصب کے سمندر میں بہہ کر اسلام کے طریقہ کثرت ازدواج (Polygamy) کی سخت نکتہ چینی کی۔ جیسا کہ ورلڈ مسلم لیگ جرنل برائے دسمبر ۱۹۷۳ء میں پروفیسر محمد اشرف نے لکھا ہے "ان لوگوں (ویلز وغیرہ) کا اصول یہ تھا کہ جسم پر ضبط کرو اور تم روح کی پرورش کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے جسمی مسرتوں کی سیری خاص کر جنسیت کی اشتہا کو پورا کرنا ایک قبیح عمل ہے! اور جو کوئی ایسے کام کا مرتکب ہوجاتے وہ (بقول ان کے) ضرور ایک معمولی بشر ہوگا جو روحانی مملکت میں کسی مقام کا کبھی دعویٰ نہیں کرسکے گا۔"

ظاہر ہے کہ ویلز کا یہ فلسفہ کسی بھی مذہب کے نقطۂ نظر سے قابل مذمت ہے۔ بہرکیف ہم کثرتِ ازدواج کے بارے میں برطانیہ کی ڈاکٹر اینی بیسانت (Dr. Annie Besant) (۱۸۴۷ - ۱۹۳۳ء) کے تاثرات نیچے بیان کرتے ہیں۔ جو ویلز کی تنقید کا مؤثر جواب ہے۔ ڈاکٹر بیسانت نے لکھا ہے۔

"There is pretended monogamy in the West, but there is real polygamy without responsibility; the mistress is cast out to be the woman of the street, for the first lover has no responsibility for her future and she is a hundred times worse off than the sheltered wife and mother in the polygamous home. When we

see thousands of miserable women, who crowd the streets of westem towns during the night, we must surely feel that it does not lie in the western mouth to reproach Islam for polygamy. It is better for woman, happier for woman, more respectable for woman to live in polygamy, united to one man only, with the legitimate child in her arms, and surrounded with respect, than to be seduced, cast out into the street perhaps with an illegitimate child, outside the FRAME of law - unsheltered and uncared for, to become the victim of any passerby, night after night, rendered incapable of motherhood and despaired by all."

(The life and teaching of Muhammad) (Peace and blessings of Allah be upon him).

ترجمہ: "مغرب میں ایک وقت ایک ہی بیوی رکھنے کا ریاکارانہ رواج ہے لیکن درحقیقت وہاں کسی ذمہ داری کے بغیر ہی کثرتِ ازدواج کا رواج ہے۔ خاتون کو ایک بازاری عورت کے طور پر پھینکا جاتا ہے اس کے پہلے عاشق پر اس کے مستقبل کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ایسی عورت اس خاتون سے صد بار بہتر ہے جو کثرتِ ازدواج کے گھر میں محفوظ بیوی اور ماں کی حیثیت رکھتی ہے جب ہم ہزاروں ایسی مصیبت زدہ عورتوں کو دیکھتے ہیں جنکی رات کے دوران میں مغربی قصبوں کی گلیوں میں بھیڑ ہوتی ہے تو ہمیں محسوس کرنا چاہئے کہ کثرتِ ازدواج کیلئے اسلام کی ملامت کرنا مغربی ملکوں کو زیب ہی نہیں دیتا۔ عورت کیلئے یہ بہتر اور باعث احترام بات ہے کہ وہ کثرتِ ازدواج کی زندگی میں ایک ہی مرد کیساتھ وابستہ رہے اسکے ہاتھوں میں حلال اور جائز بچہ ہو اور ہر طرف سے اسکا احترام کیا جاتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اسے ورغلا کر بازار میں لیجایا جائے اور اسکے ہاتھوں میں حرام اور ناجائز اولاد ہو۔ جو حدودِ قانون سے باہر ہو جس کی کوئی حفاظت نہ ہو جسکی کوئی دیکھ بھال نہ کرتا ہو جو ہر رات بازار سے گزرنیوالے کا شکار بنتی ہو حرامت کے لئے ناقابل بنائی گئی ہو اور جسے سب لوگ نفرت کریں۔"

نوٹ:۔ ڈاکٹر اینی بیسانت ویلز کی ہمعصر تھیں دونوں ایک ہی ملک کے رہنے والے تھے۔ اگر ویلز دوسری جنگ عظیم کے بعد تک زندہ رہتا تو وہ خود اپنی آنکھوں سے کثرتِ ازدواج کے فوائد دیکھتا اور اس بارے میں برطانیہ کے ہی جارج برنارڈ شا کا حقیقت پسندانہ کلام اسکے کانوں میں پڑتا۔ برنارڈ شا نے یورپ کے لوگوں کو مواعظانہ نصیحت کی کہ وہ یورپ کو "بدکاری کے سیلاب" سے بچانے کے لئے کثرتِ

ازدواج کا طریقہ اختیار کریں۔ مغرب کے نقاد عام طور پر اسلام کے کثرت ازدواج کے طریقے کی وجہ سے ہی اسلام اور حضرت محمدؐ کی بیجا نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اینی اور جارج برنارڈ شا کے حقیقت پسندانہ بیانات سے خودبخود اسلامی مسلک اور حضرت محمدؐ کے طریقہ مبارک کی تائید ہوتی ہے اور مغربی نقادوں کی تحریروں کی تردید ہوتی ہے۔

انتہائی طور محترم

ڈاکٹر مارگیلوس لکھتے ہیں۔

"میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے بہترین لوگوں میں شمار کرتا ہوں۔ انہوں نے عرب قبائل کی ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر کے ایک بہت بڑے سیاسی مسئلے کو حل کیا اور میں ان کا انتہائی احترام کرتا ہوں جس کے وہ مستحق ہیں۔"

فرانس کے نامور فوجی جرنیل نپولین بوناپارٹ نے لکھا ہے۔

I praise God and have reverence for the Holy Prophet Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him) and the holy Quran."

(Muslim world league journal April 1974-Page52)

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی تعظیم و تکریم کرتا ہوں۔"

نوٹ:-

نپولین بوناپارٹ کو لوگ دس ہزار فوجیوں کے برابر تصور کرتے تھے۔ اس نے یورپ کو تہس نہس کر دیا۔ لیکن اخیر میں وہ بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اور قید میں مرگیا۔

حضورؐ کی لیگ آف نیشنز

پروفیسر ہرگرانجے (Hurgrnje) نے لکھا ہے۔

"The League of nations founded by the Prophet of Islam (Peace & blessings of Allah be upon him) put the principle of international unity and human brotherhood on such universal foundations as to show candle to other nations." The professor continues, "The fact is that no nation of the world can show a parallel to, what Islam has done towards the realisation of the idea of league of nations."

(Muhammad, the prophet of Islam by Prof.Ramakrishna Rao)

ترجمہ: "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انجمن اقوام بنائی۔ اس نے بین الاقوامی اتحاد اور انسانی برادری کے اصول کو ایسی عالم گیر بنیادوں پر کھڑا کیا کہ وہ دوسری قوموں کے لئے مشعل راہ ہے۔"

پروفیسر نے مزید لکھا ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ایسا متوازی کارنامہ نہیں دکھا سکتی۔ جیسا کہ اسلام نے لیگ آف نیشنز کے تصور کے حصول کے لئے انجام دیا ہے۔"

انسانی تاریخ میں درخشاں نام

ایک اور مغربی مصنف اور عالم جے ڈبلیو ایچ سٹوبارٹ (J.W.H. Stobart) نے حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ عقیدت ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"آپؐ (حضرت محمدؐ) کے پاس جتنے کم ذرائع تھے اور جو وسیع اور مستقل کارنامہ آپؐ نے انجام دیا اس کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ساری انسانی تاریخ میں اتنا نمایاں طور پر درخشاں نام اور کوئی نظر نہیں آتا۔ جتنا نبیؐ عربی کا ہے"

(Islam and its founder page 228) بحوالہ علم جدید کا چیلنج از مولانا وحید الدین خاں)

سچا نبیؐ

فرانس کے فلسفہ دان الیکس لٹوازون نے جو عیسائی تھا۔ یوں اعترافِ حق کیا ہے۔

"قرآن روشن اور پُر حکمت کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچا نبیؐ تھا اور خدا نے اس کو بھیجا تھا۔ جدید علمی اکتشافات میں یا ان مسائل میں جن کو ہم نے اپنے علم کے زور سے حاصل کیا ہے۔ یا ہنوز زیر تحقیق و نظر ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو تحقیق قرآنی کے مخالف ہو۔ نصرانیوں نے نصرانیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہم نشین بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں۔ اسلام اور قرآن میں یہ سب کچھ پہلے ہی سے موجود ہے اور پوری طرح سے موجود ہے"

(صوت الحق۔ مالیگاؤں۔ ناسک۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء)

سامانِ ہدایت وفلاح

یورپ کے ایک مفکر ڈاکٹر سپرنگر نے لکھا ہے۔
میں نے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور میں بلا خوفِ تردید یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ ہم عیسائیوں کے لئے ہماری اپنی مذہبی کتابوں سے کہیں زیادہ قرآن اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی میں سامانِ ہدایت اور فلاح موجود ہے۔ ہم نے اسلام سے بہت کچھ سیکھا ہے مسیحی دنیا اسلام سے قبل رواداری سے بالکل ناواقف تھی۔ ہم کو اسلام نے ہی رواداری سکھائی۔ ہم خیالاتِ باطلہ میں مبتلا تھے۔ اسلام نے ہم کو تاریکی سے نکلنے کا راستہ دکھا دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دنیا کی کل آبادی کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

(مسلم ۳۰ مارچ ۱۹۸۲ء)

رابرٹ برفالٹ نے اپنی کتاب The making of humanity میں اور جان ڈیون پورٹ نے Islam's contribution to science and civilization میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کو بھر پور خراجِ عقیدت ادا کیا ہے۔

اسلام تمام پیغمبروں کا دین

A.N.L Stoddard, said in his book 'Islam, the religion of all ROPHETS'„ The rise of Islam is perhaps the most-amazing event in human history springing from a land and a people like previ- OUSLY negligible, Islam spread within a Century over half the earth, shattering great empires, overthrowing long established religions, remoulding the souls of races, and building up a whole new world of Islam. The closer we examine this development, the more extraordinary does it appear. The other great religions won their war slowly, by painful struggle and finally triumphed with the aid of powerful monarches converted to the new faith, Christianly had its constantive, Buddhism its Ashoka and Zorastranism its Cyrus, each landing to his chosen cult, the mighty force of secular authority. Not so Islam. Arising in a desert land sparsely inhabited by a nomad race previously undistinguished in human annals, Islam sailed forth on it great adventure, with the slenderest, human backing and against the heaviest material odds. Yet Islam triumphed with SEEMINGLY mi-

raculous ease, and a couple of generations saw the FIERY Crescent borne victorious from the Pyreneas to the Himalayas and from the desert of Central Asia to the deserts of central Africa."

ترجمہ: " اسلام کا عروج انسانی تواریخ میں غالباً سب سے حیران کن واقعہ ہے اسلام ایک ایسی سرزمین سے اور ایسے لوگوں سے وجود میں آیا ہے۔ جو ماضی میں نظرانداز تھے۔ لیکن صرف ایک صدی میں اسلام دنیا کے نصف حصے پر پھیل گیا۔ اس نے عظیم مملکتوں کو پاش پاش کر دیا۔ قدیم زمانہ سے قائم شدہ مذہبوں کو چل دیا نسلوں کی روحوں کو از سر نو تشکیل دی اور اسلام نے ایک نئی مکمل دنیا تعمیر کی۔ اس واقعہ کی جتنی زیادہ ہم جانچ کریں گے۔ اتنا ہی زیادہ یہ غیر معمولی دکھائی دیتا ہے۔ دیگر بڑے مذہبوں نے آہستہ آہستہ بڑی دردناک جدوجہد سے اپنا راستہ طے کر دیا اور وہ آخر میں طاقتور بادشاہوں کے ذریعے جنہوں نے نیا مذہب اختیار کیا تھا۔ کامیابی حاصل کی۔ عیسائیت کو کانسٹاٹائن ملا۔ بودھ مت کو اشوک اور زرتشتوں کو سائرس ملا۔ ان میں سے ہر ایک اپنے منتخب مسلک کی حمایت حکومتی اقتدار کی طاقت سے کرتا تھا۔ اسلام کے بارے میں ایسا نہیں۔ اسلام ایک صحرائی علاقے سے پیدا ہوا۔ اس علاقے میں خانہ بدوشوں کی بہت کم آبادی تھی جو انسانی تواریخ میں غیر ممتاز تھے۔ اسلام نے انسانوں کی نہایت کمزور حمایت سے اور زبردست مادی قوتوں کے خلاف۔ اپنا عظیم کام شروع کیا۔ اس کے باوجود اسلام بظاہر معجزانہ آسانی سے غالب ہوا اور صرف کچھ برسوں کے بعد لوگوں نے پائرنیز سے ہمالیہ تک اور وسط ایشیا کے صحرا سے مرکزی افریقہ کے صحراؤں تک اسلامی ہلال کو فاتحانہ طور پر لہراتے ہوئے دیکھا۔

ایک اور مغربی عالم ڈی۔ ڈبلیو کارلس ڈیوڈ (D.W.Carless David) نے جو آکسفورڈ کے آل سولز کالج کے فیلو تھے۔ اپنی کتاب "ہیروز آف نیشنز" (Heroes of Nations) میں حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپؐ کی کامیابیاں بیان کیں ہیں۔

ہندوستانی غیر مسلم شعراء کا اظہارِ عقیدت

ہندوستان میں بھی غیر مسلموں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ ان میں عالموں اور فلسفیوں کے علاوہ شعراء بھی شامل ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب کہ ہندوستان میں کوئی بھی محفل اس نعت کے اس مصرع کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی تھی۔

ع اک عربؐ نے آدمی کا بول بالا کر دیا۔

یہ مصرع پنڈت ہری چند اختر کی اس نعت کا ہے۔

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا آقا کر دیا

کہہ دیا لَاتَقْنَطُوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سر بسر محوِ تمنا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیّا کر دیا
اک عربؐ نے آدمیت کا بول بالا کر دیا

"صبح گلشن" نام کی کتاب میں لکھا ہے کہ نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ کا ایک منشی تھا جس کا نام رونق منشی رام سہائی تھا۔ وہ بھی ادیب و فاضل تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ نواب صاحبؒ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی میں بڑی دلچسپی ہے اور زمانے کے سب نعت گو، علماء و فضلا نعتیں لکھ کر نواب صاحب کو پیش کرتے ہیں اور انعام پاتے ہیں۔ تو رونق منشی رام نے بھی فارسی میں ایک نعتیہ کلام لکھ کر پیش کیا جو یوں ہے۔

اے رخ و ابروئے تو بدر و ہلال
شاہدِ خوبے ز تو حسن و جمال

طرۂ گیسوئے تو مشک ختن
نرگسِ جادوئے تو عین غزال

مظہر جودِ تو در ابر مطیر
جلوۂ حسن تو بر اوج کمال

نیّرِ حسنِ تو بر اوجِ فلک
مدحتِ روئے تو ہست امر محال

منفعل از خط تو سبزہ خطاں
رخِ گلِ خوش قدِّ تو سروِ کمال

بستۂ گیسوئے تو جان و دلم
مے کشتم از سوئے تو رنج و ملال

"ارمغان نعت" نام کی کتاب ساجد صدیقی صاحب نے لکھنؤ سے چھپائی ہے اس میں کئی غیر مسلموں کی نعتیں بھی لکھی گئی ہیں۔

بال مکند ملسیانی کا نعتیہ کلام یوں ہے۔

رخِ مصطفیٰ کا جمال اللہ اللہ زباں کا وہ حسنِ مقال اللہ اللہ
نگاہوں میں مستی دلوں پر تسلط جمال اللہ اللہ جلال اللہ اللہ
جہاں کے لئے مژدۂ عید عرفاں عرب کا یہ بدرِ کمال اللہ اللہ
جہاں ذکرِ احمدؐ سے لبریز مستی سرورِ مئے وجد و حال اللہ اللہ
جہالت کی ظلمت ہر اک دل سے بھاگی یہ تنویرِ شمسِ خیال اللہ اللہ
یہ نورِ ہدایت یہ تفسیرِ وحدت عمل سے بھی افضل خیال اللہ اللہ
سزا وار فیضِ درِ مصطفیٰ ہے میرے دل میں نورِ جمال اللہ اللہ

اتر آئے دیدار کو سب فرشتے
نبوت کا اوجِ کمال اللہ اللہ

ایک شاعر سکھ دلو بسمل نے یہ نعت کہی ہے۔

فرشتے بھی بشر بھی دونوں ان پر فخر کرتے ہیں زمیں سے عرشِ اعظم تک رسائی ہے محمدؐ کی
ہوئے جب چاند کے ٹکڑے جو انگلی کے اشارے سے منور کتنی یہ معجز نمائی ہے محمدؐ کی

یہی مصرع پڑھے گا بسمل عاصی قیامت میں
شفاعت ہے محمدؐ کی۔ شفاعت ہے محمدؐ کی

سوم ناتھ سوم کا نذرانۂ عقیدت یوں ہے

ہے جو کائنات میں آشکار۔ اسی شاہکار کی بات ہے
جو قیام گاہِ رسولؐ ہے۔ یہ اسی دیار کی بات ہے
شب و روز میری زبان پر اسی نور نور کے ذیل میں
کبھی آستانے کا ذکر ہے کبھی رہ گزر کی یہ بات ہے

ہے خزاں کی حد سے بلند جو ہے دوام جس کی بہار نو
یہ اسی مدینہ کا ذکر ہے۔ اسی لالہ زار کی یہ بات ہے
میرے اشکِ غم کی نزاکتیں۔ تو سمجھ کبھی میرے ناصحا
جو میری نگاہ سے دور ہے یہ اسی بہار کی بات ہے

ہے قرآں سے جو قریب تر ہے حدیث وہی معتبر
جو کلامِ حق کا ہو آئینہ ۔ وہی اعتبار کی بات ہے
یہ جسارت نگہ طلب کہ ہے۔ چھپ رہے پردۂ حسن سے
ہو ادب کا پاس بھی بے ادب۔ یہ جمالِ یار کی بات ہے

جسے ربطِ صبحِ ازل سے ہے وہ سحر بھی دیکھیں گے آنکھ سے
ذرا دم تو لے دلِ مبتلا ۔ فقط انتظار کی بات ہے
ہے قدم میں جس کے منوّری ہوئی ختم جس پہ پیمبری
وہ جو تاج بخش زمانہ ہے! اسی تاجدار کی یہ بات ہے

یہ اثر اسی کا ہے اے نبیؐ! جو عقیدت اس کو ہے آپ کی
بھلا نعت کہتا ہے سوم بھی۔ کہیں اختیار کی بات ہے

کرشن بہاری نور لکھنوی کا نعتیہ کلام یہ ہے

گلزارِ محمدؐ کیا کہنا۔ بازارِ محمدؐ کیا کہنا
ایمان کے سکے چلتے ہیں۔ فردوس کا سودا ہوتا ہے

وہ نور خدا کا ٹکڑا تھا۔ ہر حال میں حق پہ رہتا تھا
جھکتی ہے جبیں کعبہ کی طرف۔ تو دل میں مدینہ آتا ہے

ہوجاتی ہے شب دنیا بھر میں۔ لہراتے ہیں جب گیسوئے نبی
جب پھوٹتی ہیں رخ سے کرنیں۔ عالم میں سویرا ہوتا ہے

ہر عیب سے دل گر پاک نہیں۔ دیدارِ نبیؐ ناممکن ہے
ہوجاتا ہے جب دل آئینہ۔ آئینہ میں جلوہ آتا ہے

ہے ذاتی تجربہ یہ میرا۔ اس کو دعا کہہ یا کہ دوا
جو یادِ نبیؐ کو کرتا ہے۔ بیمار وہ اچھا ہوتا ہے

نوٹ: آخری شعر میں "یاد" سے مراد غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مستند درود پڑھنا ہے۔

رگھوناتھ خطیب سرحدی نے اپنی نعت یوں لکھی ہے

مبارک عطائے خدائے دو عالم
نبی اشرف الانبیاء فخر آدمؑ
ندا دم بدم آمد از عرشِ اعظم
سلامٌ علیکم نبیؐ مکرم
وہ ہیں اور ہے مغفرت کا جنہیں غم
ہمارے نبی ہیں شفیع دو عالم
غلامانِ حضرتؐ کو کیا تشنہ کامی
وہاں جامِ کوثر یہاں چاہِ زمزم
کلیم و حبیبِ خدا اللہ اللہ
وہاں طورِ سینا یہاں عرشِ اعظم
محبت ہی لائی ہے اس در پہ ورنہ
رگھوناتھ اور وصفِ شاہِ دو عالم

دیورام کوثری کی نعت

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
کتب خانے کئے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ
شریعت یہ طریقت اور حقیقت
یہ تینوں ہیں گواہانِ محمدؐ
نبی کا نطق ہے نطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ
خدا کا نور ہے نورِ پیمبرؐ
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

راجندر بہادر موج ایڈوکیٹ فتح گڑھی نے یہ نعت لکھی ہے

خالق نے سنوارا ہر کام محمدؐ کا
گرتوں کا سہارا ہے اک نام محمدؐ کا

حضرت کی صداقت پر عالم نے گواہی دی
پیغام الٰہی ہے پیغام محمدؐ کا

نمخانۂ وحدت ہے قرآن کو کیا کہئے
لبریز مئے عرفاں ہے ہر جام محمدؐ کا

اوہام کی ظلمت میں اک شمع ہدایت ہے
بھٹکی ہوئی دنیا کو پیغام محمدؐ کا

تصویر حقیقت ہے اک درس محبت کا
ہر بات محمدؐ کی ہر کام محمدؐ کا

اے موج سہارے کی طوفان حوادث میں
اک نام خدا کا ہے اک نام محمدؐ کا

یعنی اللہ سے دعا کرنا اور حضرت محمدؐ پر درود پڑھنا۔

جگن ناتھ آزاد کا نذرانۂ عقیدت یوں ہے

سلام اس ذاتِ اقدس پر، سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

سلام اس پر کہ آیا رحمۃ للعالمین بن کر
پیام دوست لے کر صادق الوعد و امین بن کر

سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں

بڑے چھوٹے میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

یہ ہیں حضرت محسنِ انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق غیر مسلم علماء، شعراء اور مفکروں کے تاثرات۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں دیگر غیر مسلموں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ اگر انہیں جمع کیا جائے تو ضخیم کتابیں بن جائیں گی آج ہم اتنے ہی تاثرات پر اکتفا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان سے ان نقادوں کی آنکھیں کھل جائیں گی جو تعصب کی بناء پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بلا جواز نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے نقادوں کو بھی ہدایتِ حق عطا کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

طباعت باہتمام

مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴۔اے چاہ رہٹ جامع مسجد دہلی ۶۔

فون نمبر 3265935